معاشرے میں موجود کمزور طبقوں کے حقوق کی ادائیگی اور امن قائم کرنے کی تلقین

کمزوروں کے حقوق ادا نہ کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل گرفت ہے

یتامیٰ کی اچھی پرورش کر کے معاشرے کا فعال رکن بنانا انتہائی اہم کام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 نومبر 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے سورۃ بقرہ کی آیات نمبر 221-229 اور 241 کی تلاوت فرمائی، یہ خطبہ جمعہ حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو معاشرے کے کمزور طبقے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تاکہ ان کمزوروں کو یہ احساس نہ ہو کہ طاقتور جو چاہے ہم سے سلوک کرے۔ خدا تعالیٰ نے ان آیات میں عزیز اور حکیم کے الفاظ استعمال کر کے یہ احساس دلایا ہے کہ اگر تم لوگ ان کے ساتھ برا سلوک کرو گے تو خدا غالب اور طاقتور ہے۔ اگر ان سے زیادتی کرو گے تو وہ پکڑے گا۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ کمزوروں کے حقوق ادا کرنے سے معاشرے کا امن قائم رہتا ہے اور ان کے حقوق ادا نہ کئے جائیں تو فساد پیدا ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی یہ قابل گرفت ہے۔ اس لئے معاشرے سے بے چینی ختم کرنے کیلئے ان کی حقوق کی حفاظت کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر یتامیٰ کے حقوق کی حفاظت نہ کی جائے تو ان میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ہم سے برا سلوک کیا گیا ہے اور اس احساس سے ان میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس بے چینی کا ایک ردعمل ہوتا ہے جو معاشرے کے امن وسلامتی کو فساد سے بدل دیتا ہے۔ جو ان حقوق کے ادا کرنے میں روک ڈالتا ہے وہ دنیا میں فساد کرتا ہے اور غالب خدا موجود ہے جو ایسے لوگوں کو پکڑتا ہے۔ لیکن اگر ان کے حقوق ادا کئے جائیں گے تو پھر صفت عزیز کے نظارے تمہارے حق میں دکھائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یتامیٰ سے شفقت کا حکم خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہوں پر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان کو صحت تعلیم، اخلاق، اصلاح اور جماعتی کاموں کے لحاظ سے نیک فطرت اور اچھا بنانا چاہئے۔ جس طرح ہر نیک فطرت بھائی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی معاشرے کا مفید وجود بنے بالکل اسی طرح ان کی اصلاح کرنی چاہئے۔ تاکہ یہ معاشرے کے فعال رکن بن سکیں۔ پیار اور سختی دونوں کا مقصد اصلاح ہونا چاہئے اور اس لئے بھی ان کا خیال رکھنا چاہئے کہ معاشرے میں یتیم کے خیال رکھنے والے لوگ پیدا ہوں کیونکہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ اس کی موت کب ہونی ہے اور اپنے کمزور بچوں کی حفاظت کیلئے معاشرے میں یتامیٰ کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ دوسرا ان لوگوں کے بچوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے جو راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے تاکہ ان کے بچوں کا سر فخر سے بلند ہو کہ ان کے والدین کا احترام کیا جاتا ہے۔ اگر ہم یتامیٰ کا خیال رکھیں گے تو خدا تعالیٰ ہمارے بچوں کے ہموم وغموم میں ان کی حفاظت کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ یتامیٰ کا مال ہڑپ کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اگر ان کے والدین کوئی جائیداد وغیرہ چھوڑ جائیں تو ان یتامیٰ کی پرورش کے دکھاوے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے بہانے سے ان کی جائیدادیں اور اموال ناجائز خرچ کرتے ہیں اور بعض تو ان کے بڑے ہو جانے کے بعد بھی ان کی جائیدادیں ان کو واپس نہیں کرتے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ لوگوں اور عدالتوں کو تو دھوکہ دے سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کو نہیں وہ ان کی نیت کو جانتا ہے اور وہ غالب بھی ہے کہ ان کو سزا دے۔ اگر خدا نے ضرورت کے وقت خرچ کرنے کی اجازت دی ہے تو اس سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے خدا تعالیٰ نے تمام احکامات، حکمت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے دیئے ہیں۔ ان سے معاشرے میں امن پیدا ہوتا ہے اس لئے ان کی اچھی پرورش کر کے ان کو معاشرے کا فعال رکن بنانا انتہائی اہم کام ہے۔ اس طرح فساد اور عذاب سے بھی بچے رہیں گے۔

حضور انور نے کمزور عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا مغربی معاشرہ آج عورت کے حقوق کی بات کرتا ہے جبکہ اس کے حقوق کی آواز آج سے چودہ سو سال پہلے اٹھا دی گئی تھی۔ ان کے حقوق کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے اور ہمیشہ ان سے نیک سلوک کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ سہولت دینے کی طرف رجحان ہونا چاہئے۔ حضور انور نے بیوہ، مطلقہ اور دیگر خواتین کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے پاکستان کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔